ہم، کائنات اور قرآن

زمین: (Earth)

زمین نظام شمسی میں سورج سے تیسرے نمبر پر واقع سیارہ ہے۔ اس پر 71 فیصد پانی اور باقی زمین ہے۔ اس کی عمر کا اندازہ 4.6 ارب سال لگایا گیا ہے۔ یہ سورج کے گرد 107,000 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کرتی ہے۔ وہ مدار جس پر زمین گردش کرتی ہے کبھی تبدیل نہیں ہوتا کیونکہ اس میں صرف 3 ملی میٹر کا فرق بھی تباہی ثابت ہوگا۔ زمین سے چاند کا فاصلہ اوسطاً 385,000 کلومیٹر ہے۔

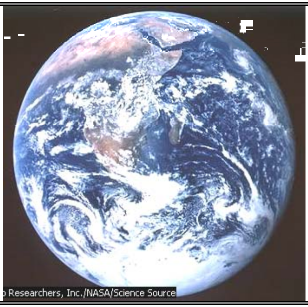

نظام شمسی: (Solar System)

نظام شمسی میں زمین سمیت 8 سیارے سورج کے گرد گردش کررہے ہیں۔ سورج سے زمین کا اوسط فاصلہ پندرہ کروڑ کلومیٹر جبکہ سیارچہ (Dwarf planet) پلوٹو سے 5.9 ارب کلومیٹر ہے۔ سب سے بڑا سیارہ جیوپیٹر، زمین سے 1400 گنا بڑا ہے۔ زحل نامی سیارہ کے سب سے زیادہ یعنی 20 چاند ہیں۔ ماہرین فلکیات کے مطابق سورج کی عمر 4.5 ارب سال ہے اور وہ مزید تقریباً سات ارب سال تک روشنی فراہم کرسکتا ہے۔ یہ روشنی اس میں موجود گیسوں کے جلنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ سورج کا حجم تقریباً دس لاکھ زمین کے برابر ہے۔ سورج کا اوپری درجہ حرارت 5,500 سینٹی گریڈ جبکہ مرکز میں اس سے 2,500 گنا زیادہ ہے۔ سورج سے قریب ترین ستارہ "پروکسیما سینٹوری" زمین سے 30 ٹریلین کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

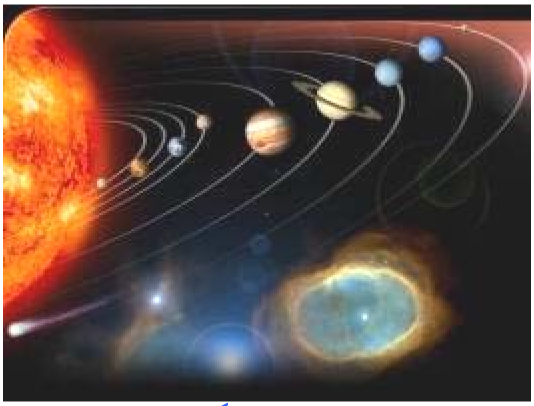

سورج اوراس کے گرد سیارے

کہکشاں: (Galaxy)

سورج جس کہکشاں کا حصّہ ہے اس کا نام ملکی وے ہے۔ ملکی وے میں سورج کے علاوہ 400 ارب سے زیادہ ستارے ہیں۔ بڑی کہکشاؤں میں 1000 ارب سے زیادہ ستارے موجود ہیں۔ جس طرح زمین سورج کے گرد گردش کرتی ہے اسی طرح سورج سمیت یہ اربوں ستارے بھی کہکشاں کے مرکز کے گرد گردش کرتے ہیں۔ ماہرین فلکیات یہ معلوم نہیں کرسکے ہیں کہ اس مرکز میں کیا ہے جس کے زیر اثر انتہائی فاصلہ پر موجود یہ چار سو ارب ستارے اس کے گرد نہایت رفتار سے گھومتے ہیں۔ سورج کی گردش کی رفتار 18 لاکھ کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔ اور اس رفتار سے ہمارا سورج اپنے مرکز کے گرد (زمین اور دوسرے سیاروں سمیت) ایک چکر تقریبا 500 ملین (ڈھائی کروڑ) سال میں لگاتا ہے، اس سے ہماری کہکشاں کی وسعت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

قرآن میں ارشاد ربّانی ہے۔ ترجمہ

"اور وہی تو ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو بنایا۔ (یہ) سب (یعنی سورج، چاند اور ستارے) آسمان میں (اپنے گول راستوں پراس طرح چلتے ہیں گویا) تیر رہے ہیں۔" (سورۃ النبیاء: آیت نمبر33)

"اور سورج اپنے مقرر راستے پر چلتا رہتا ہے۔ یہ (خدائے) غالب اور دانا کا (مقرر کیا ہوا) اندازہ ہے" (سورہ یٰسین: آیت نمبر 38)

جو حقیقت سائنسدانوں نے چند سال پہلے جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے معلوم کی وہ قرآن میں 1400 سال پہلے بتادی گئی تھی۔ ملکی وے کا مرکز زمین سے 28,000 نوری سال کے فاصلے پرہے ۔ روشنی ایک سیکنڈ میں 3 لاکھ کلومیٹر جبکہ ایک سال میں 9.46 ٹریلین کلومیٹر کا سفر طے کرتی ہے، اس کو ایک نوری سال (light year) کہا جاتا ہے۔ ملکی وے اوپر سے نیچے 10,000 نوری سال اور قطر (Diameter) 100,000 نوری سال کے برابر ہے۔ یہ ملکی وے ہائیڈروجن گیس کے غلاف میں لپٹی ہوئی ہے جس کا حجم اس کہکشاں کے دگنا سے بھی زیادہ ہے۔ اب تک معلوم ہونے والی کہکشاؤں میں سب بڑی کہکشاں ملکی وے سے تیرہ گنا زیادہ ستارے رکھتی ہے۔ اور سب سے دور کہکشاں جو اب تک معلوم ہوچکی ہے وہ زمین سے 13 ارب نوری سال کے فاصلے پر ہے۔ یہ کہکشائیں اپنے ستاروں کے ساتھ خود بھی سفر کررہی ہیں اور ان کا ایک دوسرے سے فاصلہ بڑھتا جارہا ہے۔

ہماری کہکشاں: ملکی وے

ملکی وے سے مشابہہ کہکشاں: اینڈرومیڈا

کائنات: (Universe)

اب تک نظر آنے والی کائنات میں 125 ارب کہکشاؤں کا اندازہ لگایا گیا ہے۔
سنہ 1984 میں امریکی ماہر طبیعات پال اسٹین ہارٹ اور ان کے روس اور برطانیہ سے تعلق رکھنے والے ساتھیوں نے ایک نیا نظریہ "بڑھتی کائنات" (The Inflationary Universe) پیش کیا جس میں امکان ظاہر کیا گیا کہ یہ کائنات جو ہمیں نظر آتی ہے وہ ممکنہ طور پر ایک اور عظیم کائنات کا حصّہ ہے جہاں اس طرح کی اربوں کائنات گردش کررہی ہیں۔
(The inflationary model presents the possibility that our universe is only one of billions of universes.)
اس نظریہ میں یہ بھی بتایا گیا کہ کائنات ہموار(flat) ہے۔ یعنی جیسے ہمیں گول نظر آتی ہے ایسے نہیں کیونکہ ہم صرف اس کا چھوٹا سا حصّہ ہی دیکھ پائے ہیں۔
قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالٰی ہے۔ (ترجمہ)
"جس دن ہم آسمانوں کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے خطوں کا طومار لپیٹ لیتے ہیں۔ جس طرح ہم نے (کائنات کو) پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کردیں گے۔ (یہ) وعدہ (جس کا پورا کرنا لازم) ہے۔ ہم (ایسا) ضرور کرنے والے ہیں۔" (سورۃ النبیاء: آیت نمبر 104)
یہاں خطوں کا طومار کا مطلب کتابوں کے لئے لکھے صفحات (scroll rolled up for books) ہے۔ یہ ہم جانتے ہیں کہ صفحات سیدھے یعنی ہموار ہوتے ہیں، چھتری کی طرح گول نہیں۔ اس طرح کائنات کے ہموار ہونے کے بارے میں ہمیں 1400 سال پہلے بتادیا گیا تھا۔

تقریباً تمام ماہر طبیعات کائنات کی پیدائش کے بارے میں "بگ بینگ" نظریہ سے متفق ہیں۔ جس کے مطابق کائنات تقریبا 13.7 ارب سال پہلے نہایت گرم اور کثیف شئے تھی جہاں ایک عظیم دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں کائنات کی موجودہ شکل وجود میں آئی اور اس وقت سے یہ ٹھنڈی ہونے کے ساتھ مستقل پھیل رہی ہے۔
قرآن نے ہمیں اس بارے میں بتایا: (ترجمہ)
"کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے تو ہم نے جدا جدا کردیا۔ اور تمام جاندار چیزیں ہم نے پانی سے بنائیں۔ پھر یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے؟ " (سورۃ النبیاء: آیت نمبر 30)

اللہ کی عظمت: (Magnificence of Allah)

جس ذات نے اتنی بڑی کائنات بنائی وہ خود کتنا عظیم ہوگا۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا۔ (ترجمہ)
"اور انہوں نے خدا کی قدر شناسی جیسی کرنی چاہئے تھی نہیں کی۔ اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی۔ اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔ (اور) وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک اور عالی شان ہے۔"
(سورہ نمبر 39: آیت نمبر 67)
اتنی وسیع و عریض کائنات اور سارے آسمان قیامت کے دن اللہ کے ہاتھ میں اس طرح ہوں گے جیسے لپٹے ہوئے کاغذ ۔ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔ (ترجمہ)
"اور اگر یوں ہو کہ زمین میں جتنے درخت ہیں (سب کے سب) قلم ہوں اور سمندر (کا تمام پانی) سیاہی ہو(اور) اس کے بعد سات سمندر اور (سیاہی ہوجائیں) تو خدا کی باتیں (یعنی اس کی صفتیں) ختم نہ ہوں۔ بیشک خدا غالب حکمت والا ہے۔" (سورہ لقمان: آیت نمبر 27)
حدیث ہے جس کا مفہوم ہے، روز آخرت جو شخص کم سے کم درجے میں بھی کامیاب ہوگا اسے زمین سے دس گنا بڑی جنت ملے گی۔
آج ہم دنیا میں تھوڑی سی زمین یا چند روپوں کے لئے کیا کچھ کرنے کو تیار ہوجاتے ہیں۔ آئیے آج ہم عہد کریں کہ تھوڑے سے ظاہری فائدے، تھوڑی سی ترقی اور تھوڑی سی عارضی خوشی کی خاطر اپنے ہی جیسے انسانوں کے سامنے جھک کر یا ان کو نقصان پہنچاکر اپنے مالکِ حقیقی کو ناراض نہیں کریں گے۔ (آمین)۔

تحریر اور ترتیب: فیصل باری
faisalbari@gmail.com